



سوال

(130) جی پی فنڈ کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی گورنمنٹ کا ملازم ہے اس کی تنخواہ سے گورنمنٹ ہر ماہ کٹوتی کرتی ہے جسے جی پی فنڈ کہتے ہیں۔ پھر ریٹائرمنٹ پر اصل رقم جو اس کی تنخواہ سے کاٹی جاتی ہے اس سے کافی زائد رقم ملازم کو دی جاتی ہے کیا یہ رقم لینا جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سرکاری ملازمین کی ہر ماہ تنخواہ سے جو رقم کاٹی جاتی ہے اور پھر اس کی ریٹائرمنٹ (Retirement) پر بچ اضافہ اس کو رقم دی جاتی ہے اسے جی پی فنڈ کہا جاتا ہے۔ قرآن و سنت کی رو سے زائد وصول شدہ رقم سود ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَاذْكُرُوا نِعْمَتِي مِنَ الرِّبَا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ ۲۷۸ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِمَحْزَبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۗ وَإِن تُبْتِغُوا فَكُلْهُم لَكُمْ زُرٌّ وَمَنْ آمَنَ لَكُمْ لَا تَطْلُبُون ۗ وَلَا تَقْلَبُوا... البقرة

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور جو کچھ سود سے باقی رہ گیا ہے، پھوڑ دو اگر تم ایماندار ہو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو بس اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ اگر تم نے توبہ کر لی تو تمہارے لئے تمہارا اصل مال ہے، نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔" (البقرة: ۲۷۸، ۲۷۹)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اصل مال لینے کا حکم فرمایا ہے اور زائد رقم کی وصولی سے روک دیا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ سودی رقم لینا ایمان کے منافی ہے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کے مترادف ہے۔ اس طرح احادیث میں سود لینے والوں پر لعنت مذکور ہوئی ہے۔ لہذا ملازم آدمی صرف اپنی اصل رقم جو اس کی کاتی جاتی ہے وہی وصول کر سکتا ہے۔ زائد رقم اگر لیتا ہے تو وہ اس کا مالک نہیں۔ وہ یقیناً سود کھا کر لعنت کا مستحق بنتا ہے اور یہ بات ہجو متی طبقہ جانتا ہے کہ جی پی فنڈ میں جو زائد رقم دی جاتی ہے وہ سود ہے جیسا کہ گورنمنٹ اکاؤنٹ میں جو فارم ملتا ہے اس کے خانہ نمبر ۱۶ میں یہ بات درج ہے کہ "کیا ملازم اپنی جمع شدہ رقم پر سود کا خواہش مند ہے یا نہیں؟" اگر ملازم لکھدے کہ میں سود وصول نہیں کروں گا تو اس کی جمع شدہ رقم کو سود کی آلائش و آمیزش سے صاف رکھا جاتا ہے اس لئے تمام ملازمین کو اس رقم کی وصولی سے اجتناب کرنا چاہیے۔

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل



ج 1

محدث فتویٰ